سوال

(883) محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذات سے کچھ ذرہ بھی بغض رکھے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص ہمارے نبی محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذات سے کچھ ذرہ بھی بغض رکھے اور تمامی جہان پر آنحضرت ﷺ کے بزرگ و افضل ہونے کا قائل نہ ہو اور شفاعت کا اور آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کرتا ہو، وہ کافر ہے یا نہیں۔ بینوا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس نے ایسا اعتقاد رکھا وہ کافر ہے، جنت اس پر حرام ہے ہمیشہ دوزخ میں رہے گا جو رسول اللہ ﷺ کا دوست، وہ اللہ کا دوست اور کوئی چاہے کہ بعد بعثت رسول اللہ ﷺ کے بلا وساطت آنحضرت ﷺ کے اللہ سے دوستی رکھے، وہ مردود ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل[1] ان کنتم تحبون اللہ فا تبعونی یحببکم اللہا ور فضیلت و بزرگی آنحضرت ﷺ کی تمام جہان پر قرآن و حدیث سے صاف ظاہر و باہر ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور کسی نبی کو اس لقب سے یاد نہیں فرمایا ہے، رما ارسلناک الا رحمة للعالمین اے نبی ہم نے تم کو سب کے واسطے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور صحیح مسلم کتاب الصلوة باب المساجد و مواضع الصلوة میں ہے۔

عن[2] ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم و نصرت بالرعب واحلت لی الغنائم و جعلت لی الارض طھورا و مسجدا وارسلت الی الخلق کافة و ختم بی النبیون وفی روایة اعطیت الشفاعة اور دوسرے مقام میں ہے انا سید[3] ولد ادم اور خاتم الانبیاء ہونا بھی آنحضرت ﷺ کا مثل آفتاب نیم روز کے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے واضح ولائح ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ما[4] کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور صحیح مسلم کی کتاب الفضائل میں ہے، باب ذکو کونہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین۔ عن ابی ہریرہ[5] ان سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ و اجملہ الا موضع لبنة من زادیة من زوایاہ فجعل الناس یطرفون بہ و یعجبون لہو یقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنة قال فانا خاتم النبیین وفی روایة نا موضع اللبنة جئت فختمت الانبیاء علیھم السلام۔

اور آنحضرت ﷺ کا شفاعت کرنا قیامت میں اپنی امت کے لیے بلکہ تمام امتوں کے واسطے قرآن و حدیث سے خوب صاف ہر کسی کو معلوم ہوجاتا ہے، کچھ پوشیدہ امر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ و یبعثک[6] ربک مقاما محمودا اور فرماتا ہے وسوف[7] یعطیک ربک فترضی حدیث میں ہے وعن[8] عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتانی ات من عند ربی فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنة و بین الشفاعة فاخترت الشفاعة وھی لمن مات لا یشوک باللہ رواہ الترمذی وابن ماجة۔ وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال شفاعتی لاھل الکبائر من امتی رواہ الترمذی وابوداؤد ابن ماجہ عن جابر اور ایک بڑی حدیث میں بخاری و مسلم کے آیا ہے کہ قیامت یعنی حشر کے روز سب لوگ واسطے طلب

شفاعت کے آدم و نوح و موسیٰ و عیسیٰ تمام انبیاء علیہم السلام کے پاس جائیں گے وہ سب اپنا اپنا قصور بیان کریں گے، شفاعت نہیں کریں گے، حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ محمد ﷺ کے پاس جاؤ، حضرت کے پاس آئیں گے، پہلے دروازہ شفاعت کا ہمارے رسول اللہ ﷺ کھولیں گے، بعدہ سب شفاعت کریں گے، حضرت کے آگے کسی کو دم مارنے کی طاقت نہیں رہے گی، اللہ تعالیٰ حد مقرر فرمائے گا اس کے موافق حضرت بار بار حکم اللہ کا لیتے جائیں گے، سجدہ کرتے جائیں گے اور شفاعت کرتے جائیں گے اور صدہا احادیث اسی مضمون کی صحاح ستہ وغیرہ میں موجود ہیں، جس کا جی چاہے، وہ دیکھ لے اور بعد اس کے بھی جو شخص پھر حضرت ﷺ کی بزرگی اور خاتم ہونے کا اور قیامت میں شفاعت کرنے کا منکر ہو تو بموجب آیت ماذا بعد الحق الا الضلال گمراہ، کافر، خالد مخلد دوزخ کا کندہ بن رہے گا۔

المجیب ابوالبرکات محمد عبدالحی تقی عرف صدرالدین احمد حیدر آبادی۔

الجواب صحیح والرای نجیح و منکرھا مردود و کافر۔ حررہ العاجز محمد نذیر حسین عفی عنہ سید محمد نذیر حسین

---

[1] آپ کہہ دیں، اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہوں، تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنا لے گا۔

[2] ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، مجھے دوسرے انبیاء پر چھ فضلتیں عطا کی گئی ہیں، میں جامع کلمات عطا کیا گیا ہوں، رعب سے میری مدد کی گئی ہے، میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئی ہیں، میرے لیے تمام زمین وضو کے قائم مقام اور مسجد بنا دی گئی ہے، میں تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میرے ساتھ نبیوں کو ختم کیا گیا ہے اور ایک روایت میں ہے، مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔

[3] میں آدم کی تمام اولاد کا سردار ہوں۔

[4] محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔

[5] آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک آدمی جیسی ہے جس نے ایک عمارت بنایا اور اچھا بنایا اور بہت خوبصورت بنایا، مگر اس کے کوشوں میں سے ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی، لوگ اس کے گرد پھرنے لگے اور اس کی خوبصورتی سے تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کاش اس جگہ اینٹ لگا دیجاتی تو آپ نے فرمایا میں وہ اینٹ ہوں، میں خاتم النبیین ہوں اور ایکروایت میں ہے، میں اس اینٹ کی جگہ آگیا ہوں، سو میں نے نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔

[6] تم کو تمہارا رب مقام محمود میں پہنچائے گا۔

[7] آپ کو آپ کا رب اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

[8] اور عوف بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھ کو اختیار دیا کہ یا تو میری اُمت میں سے نصف امت جنت میں داخل ہو جائے گی اور یا پھر آپ شفاعت کر لیں۔ سو میں نے شفاعت کو پسند کر لیا اور وہ ہر اس آدمی کے لیے ہوگی جو اس حال میں مر جائے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور انس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب لوگوں کے لیے ہوگی، اس کو ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے۔